روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 26 دسمبر 2014ء 3 ربیع الاول 1436 ہجری 26 فتح 1393 ہش جلد 64-99 نمبر 292

علم الابدان اور علم الادیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:۔

العلم علمان علم الادیان و علم الابدان

علم کی دو ہی قسمیں ہیں۔ ادیان کا علم اور ابدان کا علم

(الموضوعات الکبیر۔ملا علی قاری صفحہ 48 مطبع مجتبائی دہلی حدیث 1306ھ)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے جلسہ سالانہ کی اغراض ومقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

’’اس جلسہ کو معمولی انسانی جلسوں کی طرح خیال نہ کریں یہ وہ امر ہے جس کی خالص تائید حق اور اعلائے کلمہ (-) پر بنیاد ہے۔ اس سلسلہ کی بنیادی اینٹ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے اور اس کے لئے قومیں تیار کی ہیں۔ جو عنقریب اس میں آملیں گی‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 281 بار دوم)

میرے خیال میں بہتر ہے کہ وہ تاریخ 27 دسمبر سے 29 دسمبر تک قرار پائے۔ یعنی آج کے دن کے بعد جو تیس دسمبر 1891ء ہے۔ آئندہ اگر ہماری زندگی میں 27 دسمبر کی تاریخ آجاوے تو حتی الوسع تمام دوستوں کو محض للہ ربانی باتوں کے سننے کے لئے اور دعا میں شریک ہونے کے لئے اس تاریخ پر آجانا چاہئے اور اس جلسہ میں ایسے حقائق اور معارف کے سنانے کا شغل رہے گا۔ جو ایمان اور یقین اور معرفت کو ترقی دینے کے لئے ضروری ہیں اور نیز ان دوستوں کے لئے خاص دعائیں اور خاص توجہ ہوگی اور حتی الوسع بدرگاہ ارحم الراحمین کوشش کی جائے گی کہ خدائے تعالیٰ اپنی طرف ان کو کھینچے اور اپنے لئے قبول کرے اور پاک تبدیلی ان میں بخشے اور ایک عارضی فائدہ ان جلسوں میں یہ بھی ہوگا کہ ہر یک نئے سال جس قدر نئے بھائی اس جماعت میں داخل ہوں گے۔ وہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہو کر اپنے پہلے بھائیوں کے منہ دیکھ لیں گے اور روشناسی ہو کر آپس میں رشتہ تودد و تعارف ترقی پذیر ہوتا رہے گا اور جو بھائی اس عرصہ میں اس سرائے فانی سے انتقال کر جائے گا۔ اس جلسہ میں اس کے لئے دعائے مغفرت کی جائے گی اور تمام بھائیوں کو روحانی طور پر ایک کرنے کے لئے اور ان کی خشکی اور اجنبیت اور نفاق کو درمیان سے اٹھا دینے کے لئے بدرگاہ حضرت عزت جلّشانہ کوشش کی جائے گی اور اس روحانی جلسہ میں اور بھی کئی روحانی فوائد اور منافع ہوں گے جو انشاءاللہ القدیر وقتاً فوقتاً ظاہر ہوتے رہیں گے۔

(آسمانی فیصلہ روحانی خزائن جلد 4 صفحہ 351)

’’پس اے نادانو! خوب سمجھو۔ اے غافلو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی، ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں ...... سمجھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ وہ اپنے تئیں دھوکہ دیتا ہے اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریم ﷺ کے پاک جوئے کے نیچے صدق دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے‘‘۔

’’مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے رب کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں سو میں بار بار کہتا ہوں کہ ایسے ہی لوگ ہیں جن کے لئے نجات تیار کی گئی ہے‘‘۔

(مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ 364,363 بار دوم)

’’سب کو متوجہ ہو کر سننا چاہئے اور پورے غور اور فکر کے ساتھ سنو کیونکہ یہ معاملہ ایمان کا معاملہ ہے اس میں سستی، غفلت اور عدم توجہ بہت برے نتائج پیدا کرتی ہے...... پس یاد رکھو کہ جو کچھ بیان کیا جاوے اسے توجہ اور بڑے غور سے سنو کیونکہ جو توجہ سے نہیں سنتا ہے وہ خواہ عرصہ دراز تک فائدہ رساں وجود کی صحبت میں رہے اسے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچ سکتا‘‘۔

(الحکم 10 مارچ 1902ء صفحہ 3 کالم 1)

مجلس افتاء کے اراکین کی تجدید

(از حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ)

آئندہ کیلئے 30 نومبر 2015ء تک مجلس افتاء کے مندرجہ ذیل اراکین ہوں گے۔

1۔محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب ایڈووکیٹ
2۔محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب
3۔محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب
4۔محترم نواب منصور احمد خان صاحب
5۔محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب
6۔محترم صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب
7۔محترم مرزا محمد الدین ناز صاحب
8۔محترم ڈاکٹر محمد علی خان صاحب
9۔محترم حافظ مظفر احمد صاحب
10۔محترم عبدالسمیع خان صاحب
11۔محترم ملک جمیل الرحمن رفیق صاحب
12۔محترم سید مبشر احمد ایاز صاحب
13۔محترم سید میر قمر سلیمان احمد صاحب
14۔محترم سید محمود احمد شاہ صاحب
15۔محترم وقار احمد خان صاحب ایڈووکیٹ
16۔محترم ڈاکٹر سید حمید اللہ نصرت پاشا صاحب
17۔محترم سید قاسم احمد شاہ صاحب
18۔محترم شیخ کریم الدین صاحب ایڈووکیٹ
19۔محترم مظفر اللہ خان طاہر صاحب
20۔محترم خواجہ ایاز احمد صاحب
21۔محترم اسفندیار منیب صاحب
22۔محترم ڈاکٹر بشیر احمد خان صاحب
23۔محترم اللہ بخش صادق صاحب
24۔محترم ڈاکٹر غلام احمد فرخ صاحب
25۔محترم شبیر احمد ثاقب صاحب

ان کے علاوہ محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت انگلستان اس مجلس کے اعزازی رکن ہوں گے۔

اس مجلس کے صدر محترم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب اور سیکرٹری محترم مبشر احمد کاہلوں صاحب ہوں گے۔

اس کے علاوہ مجلس کو یہ بھی اختیار ہوگا کہ وہ دوسرے ممالک کے صاحب علم احمدیوں کو مجلس کا اعزازی ممبر بنانے کیلئے میرے پاس سفارش کرے۔

مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب

دسمبر کا مہینہ اور جلسہ سالانہ کی انمٹ یادیں

دسمبر کا مہینہ ہمارے لیے جلسہ سالانہ کی یادیں تازہ کردیتا ہے۔

جلسہ سالانہ کی سب سے پہلی یادداشت میرے ذہن میں ریل کا سفر ہے۔ ٹرین حیدرآباد سٹیشن پر رکی جس پر کراچی سے احمدی احباب سوار تھے اور حیدرآباد سے بھی بہت سے احباب اس میں سوار ہونے کو تیار تھے۔ ریل حیدرآباد سے روانہ ہوئی تو پوری بوگی میں صرف احمدی احباب ہی تھے۔ احمدی احباب کا آپس میں خلوص محبت اور ایک دوسرے کا خیال' ایسا سفر ساری زندگی میں کبھی میسر نہیں آیا۔ اگرچہ اس سے قبل ریل کے بہت سے سفر کئے۔ جس کی وجہ ننھیال اور ددھیال کا پنجاب میں رہائش پذیر ہونا تھا اور ہم حیدرآباد سندھ میں رہتے تھے۔ ریل فیصل آباد تک مسافروں کو لائی اور وہاں سے بسوں پر سوار ہوکر ربوہ کے لئے روانگی ہوئی جب بس دریائے چناب پر پہنچی تو نعرہائے تکبیر بلند ہونا شروع ہوگئے بچوں کے لئے یہ سارا ماحول یقیناً روحانی آبیاری کا باعث تھا بچے بھی نعروں کا جواب دینے میں شامل تھے اس سفر کی ایک خاص بات یہ تھی کہ لمبے سفر کے لئے جو ساز وسامان تھا اس کے لئے کوئی پریشانی نہ تھی ہر جگہ احمدی خدام جذبہ واخلاص سے کام کررہے تھے۔ ربوہ میں ہماری پھوپھی جان کے ہاں رہائش ہوا کرتی تھی جہاں مہمانوں کا سمندر اُمڈ آیا کرتا تھا ہمارے لیے جلسہ کے ایام میں سخت سردی میں وزنی لحاف میں سونا ایک عجیب تجربہ ہوا کرتا اور اس سے لطف اندوز بھی ہوتے کیونکہ حیدرآباد میں شدید سردی اور نہ ہی شدید گرمی ہوتی تقریباً سب عزیرو اقارب رشتہ داروں اور ہم جولیوں سے ملاقات ہوجاتی ایک ہی جگہ اور وقت میں۔

یہ سفر میرے بچپن کے اس حصہ کا ہے جب ایک بچہ صرف وہ چل پھر سکتا ہے دیکھ سکتا ہے لیکن سمجھ نہیں سکتا یا اس کا نتیجہ نہیں نکال سکتا جبکہ والدین ہی اسے تیار کرتے اسے اپنے ساتھ اپنی انگلی پکڑا کر رکھتے ہیں۔ میرے لیے یہ عجیب نظارہ تھا کہ لوگوں کا جم غفیر سڑکوں پر ایک طرف چلتا چلا جارہا ہے اور کسی جلسہ کو رواں ہے۔ جب جلسہ گاہ پہنچے تو پرالی پر چادر بچھا کر بیٹھنے کا اپنا ہی مزہ تھا۔ تقاریر سنیں ضرور لیکن اس وقت شاید سمجھ نہ آئی۔ اس جلسہ سالانہ کا ایک منظر جو یقیناً اس کی انتہائی روحانی کیفیت تھی وہ خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کے لئے آہستہ آہستہ لائن میں بڑھنا تھا کہ اچانک حضور انور پر نظر پڑی اور حضور انور کا نورانی چہرہ آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے مسکراہٹ شفقت اور محبت تھی کہ میرے دل میں اتر گئی کمال شفقت سے مصافحہ کا شرف بخشا دعا کی درخواست کی اور حضور انور کی شفقت مسکراہٹ میرے لیے زندگی کا سب سے بڑا اور قیمتی سرمایہ بن گئی کاش وہ لمحہ وہیں رک جاتا کم ازکم میرے لیے دنیا خواہ آگے نکل جاتی کبھی کوئی ایسی ایجاد ہوجائے کہ بیتے لمحوں کو انسان پا سکے تو یہ انوار کی بارش میرے لئے سرمایہ حیات سے کم نہ ہوگی۔

خلیفۃ المسیح سے یہ میری پہلی ملاقات تھی اور اس پہلی ہی ملاقات نے میرے دل ودماغ پر گہرا نقش چھوڑا کہ خلافت کی غلامی کے بغیر زندگی کا کوئی مقصد باقی نہ رہا۔ یہ میرے بچپن کا جلسہ سالانہ کا یادرہ جانے والا پہلا سفر تھا جس نے مجھے منزل تک پہنچایا اور خلافت کے قدموں میں لاڈالا شکر الحمدللہ خدا تعالیٰ یہیں انجام بخیر کرے۔

اس کے بعد کئی جلسہ ہائے سالانہ میں شمولیت کی توفیق اور سعادت نصیب ہوئی لیکن سب برکات اس پہلے جلسہ اور خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات اور حضور انور کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔ 1975ء میں ربوہ مستقل سکونت اختیار کرنے سے ہم جو مہمان بن کر ربوہ آیا کرتے تھے میزبان بن گئے اور ربوہ کے ماحول نے ہماری اس طرح تربیت کی کہ جلسہ سالانہ کی تیاری کے ایام میں ہم بھی وقارعمل اور جلسہ کی ڈیوٹیوں میں شامل ہوگئے چنانچہ ربوہ میں دسمبر خصوصاً جلسہ سالانہ کی تیاری کا مہینہ ہوا کرتا تھا محلّہ میں وقارعمل کے ذریعہ سڑکوں کی مرمت ماحول کی صفائی گھروں کے اندر باہر صفائی شروع ہوجاتی روزانہ فجر کے بعد تمام خدام اور اطفال وقارعمل کے لئے شوق سے شامل ہوتے ایسا معلوم ہوتا کہ آج پورا محلّہ گویا سارا دن وقارعمل ہی کرے گا دیواروں پر مختلف ارشادات اور مہمانوں کو خوش آمدید کے کلمات لکھے جاتے خدام اطفال انصار کی اجتماعی کوشش سے جہاں محلّہ کے بیرونی ماحول کو صاف ستھرا کیا جاتا وہاں لجنہ گھروں کے اندر صفائی ستھرائی کرتیں مہمانوں کے لیے زائد بستر تیار ہونا شروع ہوجاتے زائد برتن خریدے جاتے بلکہ اکثر گھروں میں مہمانوں کے لئے نئی تعمیر بھی ہوتی گھروں میں سفیدی رنگ روغن اور مرمت کا کام بھی جلسہ کی نسبت سے اکثر دسمبر میں ہوا کرتا تھا۔ اس طرح معلوم ہوتا کہ دسمبر میں ربوہ کو گویا دوبارہ تعمیر کیا جارہا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے ارشاد کے مطابق ربوہ کو غریب دلہن کی طرح سجادیا جاتا۔

جب خدام اطفال انصار اور لجنہ وقارعمل سے فارغ ہوتے تو اس بات کا انتظار شروع ہوجاتا کہ ہماری ڈیوٹی کہاں لگی ہے اور ہمیں جلسہ سالانہ کے مہمانوں کی کس رنگ میں خدمت کی توفیق ملے گی جلسہ کے بالکل قریبی ایام میں ہر گھر شدت سے مہمانوں کا منتظر ہوتا۔

ڈیوٹیوں کے سلسلہ میں ایک موقع بہت اہم ہوا کرتا تھا جب حضور انور ڈیوٹی دینے والوں کے معائنہ کے لئے تشریف لاتے اور ہدایات فرماتے جس سے ہر خادم میں ایک نئی روح پیدا ہوجاتی۔ ہر شعبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے چاق وچوبند اور اس کے کارکن اخلاص سے خدمت کرنے والے ہوتے خاکسار کی ڈیوٹی اکثر لنگر خانہ میں لگا کرتی تھی اس دوران بہت سے مخلصین کو غیر معمولی اخلاص اور جذبہ سے کام کرتے پایا جو ہمارے لیے نمونہ تھا سالن کی یا روٹی کی تقسیم ہو، اس قدر جوش اور ہمت نجانے کہاں سے آجاتی تھی رش اور قلیل وقت میں بہت سا کام ہوجایا کرتا جو بظاہر ناممکن نظر آتا تھا۔ روٹی تقسیم سے قبل کے بے شمار مراحل ہوا کرتے ہر شعبہ اپنی ڈیوٹی تندہی سے نبھاتا اور سارا کام بخیروخوبی سرانجام پاجاتا جلسہ سالانہ کے ایام اس قدر تیزی سے گزر جاتے کہ معلوم ہی نہ ہوتا کہ کب جلسہ شروع ہوا اور اب مہمان واپس روانہ ہورہے ہیں ربوہ کے باسی جلسہ کے اختتام پر اداس ہونا شروع ہوجاتے لیکن ان دلوں کی ڈھارس تو خلیفۃ المسیح ہوا کرتے تھے پہلے ہی خطبہ جمعہ میں اپنے آقا کی محبت اور روحانی صحبت سے مستفید ہوکر دل باغ باغ ہوجایا کرتے اور ایک نئے عزم سے اگلے سال کے جلسہ کے لئے تیاری شروع ہوجاتی۔ خدا تعالیٰ وہ دن جلد لائے جب ہم اپنے آقا کو اپنے درمیان اپنی بستی میں پائیں اور جلسہ سالانہ کی رونقیں پھر سے دوبالا ہوں خدا کرے جلد ایسا ہو۔ ربوہ کے باسی اپنے مسکن میں اداس ہیں اور منتظر کہ کب وہ دن لوٹیں کہ چمن پر بہار آئے وہ روز اپنے آقا سے ملتے ہیں لیکن ان کی عقل محو تماشہ ہے کہ یہ کیسا وصل ہے کہ ہجر کے احساس کو بڑھاتا ہے۔

اسی طرح قادیان کے جلسہ سالانہ میں 1988ء میں پہلی بار حاضر ہونے کی توفیق ملی اس وقت موجودہ سہولیات میسر نہ ہوا کرتی تھیں سارے دن کے سفر کے بعد لاہور سے قادیان رات دیر سے پہنچے تو منارۃ المسیح کو دیکھتے ہی نعرہائے تکبیر بلند ہونا شروع ہوگئے۔ منارۃ المسیح پر نظر پڑتے ہی میں نے یہ دعا کی کہ اے میرے خدا تیرے بتلائے ہوئے نشان پر نظر پڑی ہے اس موقع پر میری دعا قبول فرما۔ قادیان پہنچنے پر جو روحانی سماں بندھا وہ وہاں قیام کے دوران بڑھتا ہی چلا گیا اور وہاں سے رخصت ہونے اور واپس لاہور پہنچنے تک اس میں کمی نہ ہوئی۔ قادیان کا جلسہ اپنے اندر ایک الگ رنگ ڈھنگ رکھتا ہے وہ جگہ جہاں حضرت مسیح موعود نے خود جلسہ سالانہ کا آغاز فرمایا وہ مقدس مقامات جہاں حضرت مسیح موعود خود رونق افروز ہوکر برکات عطا فرماتے رہے ایسے مقامات پر جاکر انسان کا اپنے پر اختیار نہیں رہتا وہ روحانیت کے سمندر کی لہروں کے سپرد ہوجاتا ہے۔ وہ لہریں اسے صبح سویرے منہ اندھیرے بیت مبارک لے جاتی ہیں جہاں سے اس زمانہ کی روحانی زندگی کا آغاز ہوا جہاں خود حضرت مسیح موعود نے اپنی نمازوں سجود اور مقبول دعاؤں سے نیا آسمان اور نئی دنیا کی بنیاد رکھی پھر یہ لہریں بیت مبارک، بیت اقصیٰ، بیت الدعا اور بیت الفکر جیسے مقدس مقامات میں لے جاتی ہیں۔ بیت اقصیٰ خود انسان کے اندر ایک روحانی ہلچل پیدا کردیتی ہے۔

انسان کا اپنے اعضاء پر اختیار نہیں رہتا اس کے جذبات اس پر غالب آجاتے ہیں اور وہ اسے مجبور کردیتے ہیں کہ وہ ان تمام مقامات کا دیوانہ وار طواف کرے جہاں اس زمانہ کے امام کی اس زمین نے قدم بوسی کی۔

قادیان میں بیوت الذکر اور مقامات مقدسہ پر جاکر عبادات کے ذریعہ روحانی کائنات سے مستفید ہونا ایک غیر معمولی تجربہ ہے جو انسان پر انمٹ نقش چھوڑتا ہے لیکن ذرا تصور کیجیے کہ روحانی لہریں آپ کو بیت مبارک سے لنگر خانہ مسیح موعود کے سامنے سے ڈھاب پر سے گزار کر بہشتی مقبرہ لے جائیں اور مقام ظہور قدرت ثانیہ سے گزرتے ہوئے آپ مزار حضرت مسیح موعود پر پہنچ جائیں تو آپ کا کیا حال ہوگا یقیناً وہاں پہنچنے والا ہی اسے محسوس تو کرسکتا ہے لیکن یہ کیفیت ناقابل بیان ہے۔ انسانی وجود تحلیل ہوجاتا ہے اس کی روح پگھل کر خدا کے حضور سربسجود ہوجاتی ہے کہ کسی انسان پر خدا تعالیٰ کا یہ کتنا بڑا فضل اور احسان ہے کہ اسے مظہر اتم الوہیت حضرت محمد ﷺ کے غلام صادق سے ملاقات کا موقع مل گیا اس کے مزار پر حاضر ہوکر دعا کی سعادت اور توفیق میسر آگئی دنیا کے کسی بھی جلسہ میں یہ برکات میسر نہیں آسکتیں جو قادیان میں نصیب ہوتی ہیں۔ جماعت کے دنیا میں بے شمار مختلف ممالک میں جلسے ہوتے ہیں اور ہوتے رہیں گے بہت عمدہ اور اعلیٰ انتظامات کے ساتھ دنیا کی بڑی شخصیات بھی شامل ہوتی ہیں تعداد بھی زیادہ ہوتی ہے آسائشیں اور سہولیات بھی میسر ہوتی ہیں لیکن قادیان جیسا روحانی مقام اور ماحول کہاں میسر اس کو چار چاند لگ جاتے ہیں جب خلیفۃ المسیح بنفس نفیس اس ماحول میں رونق افروز ہوکر ہماری روحوں کو اس روحانی سمندر کے پانی سے آبیاری فرماتے ہیں۔ خدا تعالیٰ یہ روحانی چشمہ ہمیشہ جاری وساری رکھے اور ہماری ہمیشہ اس سے آبیاری فرمائے۔ آمین

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

جماعت یوکے کے زیرانتظام 11ویں امن کانفرنس۔8 نومبر 2014ء

550 معززین کی شرکت۔عمائدین کے ایڈریسز، پیس پرائز اور حضورانور کا خطاب

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

﴾قسط اول﴿

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک بڑا عظیم الشان، انقلابی کام جو خلافت احمدیہ کے اس مبارک دور میں ہورہا ہے وہ یہ ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے ایوانوں میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بنفس نفیس تشریف لے جاکر دنیا کے سرکردہ حکام کے سامنے دین کی امن اور صلح وآشتی کی حقیقی تعلیم پیش فرمائی اور بڑے مؤثر رنگ میں یہ ثابت کیا کہ آنحضرت ﷺ ہی دنیا کیلئے نجات دہندہ ہیں اور بتایا کہ آج دنیا کا امن آنحضرت ﷺ کی تعلیمات پر عمل کرنے اور آپ ﷺ کے غلام صادق کے حصار میں آنے سے ہی وابستہ ہے۔

کیپٹل ہل (امریکہ) میں حضورانور نے خطاب فرمایا، لاس اینجلیز امریکہ میں یورپین پارلیمنٹ میں، برٹش پارلیمنٹ میں، نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں، جرمنی کے ملٹری ہیڈکوارٹر میں، آسٹریلیا کے تین شہروں میں، پھر سنگاپور میں ایسی تقاریب ہوئیں۔ نیوزی لینڈ میں تقریبات ہوئیں۔ جاپان میں، کینیڈا میں یہ تقریبات ہوئیں۔ ان تقریبات میں حکومت کے وزراء، سینیٹرز، ممبران پارلیمنٹ، منسٹرز، ممالک کے سفیر، فوجی حکام، سیکیورٹی حکام، حکومتی اداروں کے سرکردہ حکام، شہروں کے میئرز، کونسلرز، تعلیمی اداروں کے پرنسپلز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس اور زندگی کے ہر طبقہ کے لوگ شامل ہوئے۔

ان سب تقریبات میں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان عالمی لیڈروں کو اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ تم صرف اور صرف دین حق کے امن کے پیغام کو اپناتے ہوئے اور دوسروں کے حقوق عدل وانصاف سے ادا کرتے ہوئے دنیا کو تباہی سے بچاسکتے ہو۔

جماعت احمدیہ یوکے کو بھی گزشتہ ایک دہائی سے ''امن کانفرنس'' (Peace Conference) کے انعقاد کی توفیق مل رہی ہے جس میں ہر سال حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بنفس نفیس شرکت فرماتے ہیں اور دنیا میں امن کے قیام اور دنیا کو تباہی سے بچانے کی راہ دکھاتے ہیں۔

8 نومبر 2014ء بیت الفتوح کے طاہر ہال میں جماعت احمدیہ برطانیہ کی طرف سے گیارھویں نیشنل امن کانفرنس کا انعقاد ہوا۔

حاضرین کی تفصیل

اس نہایت اہم تقریب میں پانچ صد پچاس سے زائد غیر از جماعت اور دیگر مذاہب کے مہمانوں نے شرکت کی۔ ان شامل ہونے والے مہمانوں میں:

☆Siobhain McDonagh ممبر آف پارلیمنٹ اور احمدیہ APPG کے چیئرمین

☆لارڈ طارق احمد منسٹر فار کمیونٹیز

☆آنریبل جسٹن گریننگ (Hon Justine Greening) صاحبہ ممبر آف پارلیمنٹ وسیکرٹری آف سٹیٹ فار انٹرنیشنل ڈیویلپمنٹ

☆آنریبل Ed Davey صاحب ممبر آف پارلیمنٹ وسیکرٹری آف سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج (Secretary of State for Energy and Climate Change)

☆Magnus MacFarlane-Barrow ایک فلاحی ادارہ Mary's Meals کے سربراہ جن کو اس موقع پر Peace Prize بھی دیا گیا۔

☆آنریبل Tom Brake ممبر آف پارلیمنٹ اینڈ ڈپٹی لیڈر آف دی ہاؤس آف کامن

☆آنریبل Mike Freer ممبر آف پارلیمنٹ

☆آنریبل Stephen Hammond ممبر آف پارلیمنٹ

☆امجد بشیر صاحب ممبر آف یورپین پارلیمنٹ

☆محمد اصغر صاحب ممبر آف ویلش اسمبلی

☆Kevin McDonald آرچ بشپ

☆مرٹن (Merton)، کرائیڈن (Coroydon)، رش مور (Rushmoor) اور فارن ہام (Farnham) کے میئرز بھی اس تقریب میں شامل تھے۔

علاوہ ازیں Deputy Lord Lieutenants، کونسل لیڈرز، High Sherriff، مختلف سفارتی نمائندگان، آرمی اور پولیس کے افسران، مختلف مذاہب کے نمائندے تعلیمی اداروں کے پروفیسرز، ڈاکٹرز، وکلاء، انجینئرز، جرنلسٹس، مختلف charities اور NGO's کے نمائندگان اور زندگی کے ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

اس تقریب میں برطانیہ کے علاوہ آئرلینڈ، اٹلی، گھانا، سیرالیون، Grenada، انڈیا، فن لینڈ اور نائیجیریا سے بھی نمائندے شامل ہوئے۔

حضورانور کی آمد

پروگرام کے مطابق ساڑھے چھ بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الفتوح تشریف آوری ہوئی۔ بعد ازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ریسیپشن ہال (Reception Hall) تشریف لے گئے جہاں ممبران پارلیمنٹ، سٹیٹ آف سیکرٹری، منسٹرز اور آرچ بشپ حضورانور کی آمد کے منتظر تھے۔

ان سبھی مہمانوں نے حضورانور سے ملاقات کی سعادت پائی۔ حضورانور نے ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرمائی۔

سات بجے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ طاہر ہال میں تشریف لائے جہاں تمام مہمان اپنی اپنی نشستوں پر بیٹھ چکے تھے۔

پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نسیم احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ یوکے نے کی۔ بعد ازاں اس کا انگریزی ترجمہ مکرم Jonathan Butterworth صاحب نے پیش کیا۔

اس کے بعد مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یوکے نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور جماعت کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے تمام مہمانوں کو خوش آمدید کہا۔

عمائدین کے ایڈریسز

☆بعدازاں ممبر پارلیمنٹ Siobhain McDonagh نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ 'آل پارٹیز پارلیمنٹری گروپ فار احمدیہ' کی صدر ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں جماعت احمدیہ برطانیہ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ:

اس سال جماعت احمدیہ کے قیام کو بھی ایک سو پچیس سال پورے ہورہے ہیں۔ ان سالوں میں اس جماعت نے دنیا میں امن کے قیام کے لیے جو کام کیے ہیں وہ قابل ستائش ہیں۔ اس کے بالکل برعکس پاکستان میں ایسے قانون متعارف کروائے گئے جن کے تحت احمدیوں کی پرسیکیوشن کو حکومتی تحفظ حاصل ہوگیا۔ اور اس آرڈیننس XX کو نافذ ہوئے بھی تیس سال گزر چکے ہیں۔

موصوفہ نے سری لنکا میں سیاسی پناہ حاصل کرنے والی پاکستانی فیملیز کو پاکستان واپس بھجوانے پر بھی اظہار افسوس کیا اور کہا کہ اگرچہ سری لنکا کی حکومت کے اس فیصلے کو عدالت میں چیلنج بھی کیا گیا ہے لیکن پھر بھی وہ احمدیوں کو بدستور پاکستان واپس بھجوا رہی ہے جہاں نہ ان کی جان محفوظ ہے اور نہ ان کا مال محفوظ ہے۔

موصوفہ نے کہا کہ:

میں جماعت احمدیہ کے اس خیال کی پرزور تائید کرتی ہوں کہ سٹیٹ اور مذہب دو الگ الگ چیزیں ہونی چاہئیں۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس اصول کو سمجھ لیں تو دنیا سے مذہبی پرسیکیوشن بالکل ختم ہوجائے۔

میں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتی ہوں کہ انہوں نے میرے علاقے یعنی مرٹن (Merton) کو اپنے ہیڈکوارٹر کے طور پر چنا اور اس علاقے کے ساتھ ساتھ پورے برطانیہ کی ترقی اور خوشحالی کے لیے جو کام کررہے ہیں وہ بہت قابل ستائش ہیں۔

☆اس کے بعد لارڈ طارق احمد آف ویمبلڈن نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ طارق احمد صاحب مکرم منصور احمد بی ٹی صاحب کے بیٹے اور حضرت اقدس مسیح موعود کے رفیق حضرت چوہدری علی محمد صاحب (بی۔اے۔ بی ٹی) کے پوتے ہیں۔ موصوف اس وقت حکومت برطانیہ میں وزیرمملکت برائے کمیونٹیز بھی ہیں۔

موصوف نے بتایا کہ کس طرح جماعت احمدیہ انگلستان میں اپنے قیام اور ابتداء ہی سے ملک اور قوم سے وفاداری اور اس کی تعمیر وترقی میں صحت مند کردار ادا کررہی ہے۔ اور تاریخ اس بات کی گواہی دیتی ہے کہ مختلف قومیتوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کا برطانیہ کی تعمیر میں کردار کوئی نئی بات نہیں۔ یہ برطانیہ کی پہچان ہے!

موصوف نے برطانیہ کے وزیراعظم آنریبل ڈیوڈ کیمرون اور سیکرٹری آف سٹیٹ برائے کمیونٹیز اینڈ لوکل گورنمنٹس کی طرف سے جماعت احمدیہ کو خیرسگالی کا پیغام پہنچایا اور بتایا کہ وہ بعض مصروفیات کی وجہ سے اس تقریب میں شامل نہ ہوسکے۔

لارڈ احمد نے کہا کہ: کچھ سال قبل جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے یہ ثابت کرنے کے لیے کہ برطانیہ کو وہ اپنا ملک سمجھتے ہیں اور انہیں اس پر فخر ہے۔ پوپی اپیل میں حصہ لینا شروع کیا۔ اس سے قبل بیرون ممالک سے آنے والے لوگ اس اپیل کے لیے کام نہیں کرتے تھے۔ اور آج مجھے آپ کو یہ بتاتے ہوئے خوشی محسوس ہو رہی ہے کہ احمدی نوجوانوں نے جس نیکی کا آغاز کیا تھا ہمیں اس کا پھل ایسے مل رہا ہے کہ ملک کے طول وعرض سے مختلف مذاہب، مساجد، گوردواروں اور دیگر کمیونٹیز سے تعلق رکھنے والے لوگ جنگ میں شہید ہوجانے والے یا زخمی ہونے والے برطانوی فوجیوں کے لواحقین کے لیے اکٹھے کیے جانے والے فنڈ کو جمع کرنے میں اپنا اپنا حصہ ڈال رہے ہیں۔

☆لارڈ احمد کے اس ایڈریس کے بعد **ممبر پارلیمنٹ آنریبل Ed. Davey نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوف اس وقت سیکرٹری آف**

سٹیٹ فار انرجی اینڈ کلائمیٹ چینج (Secretary of State for Energy & climate Change) ہیں۔ موصوفہ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ:

یہاں موجود ہونا میرے لیے بہت عزت کی بات ہے۔ آج کی اس تقریب اور کل صبح جنگ عظیم اوّل کی یاد میں منعقد کی جانے والی تقریب میں شامل ہونے کے بعد ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے کہ ہم نے اپنے ماضی سے کیا سیکھا ہے اور اس سے سبق حاصل کرتے ہوئے مستقبل کو بہتر بنانے کے لیے کیا کر رہے ہیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ سیاست کے ذریعے لوگوں میں اختلاف پیدا کر رہے ہیں۔ ایسے لوگ بھی ہیں جو love for all, hatred for none کے اصول پر عمل نہیں کرتے اور دنیا میں اپنی سیاست کے ذریعہ تفرقہ ڈالنے میں لگے ہوئے ہیں۔ بیسویں صدی میں ہونے والی جنگوں کو دیکھ لیں یا آج یوکرین، شام، افغانستان، عراق اور دنیا کے بہت سارے ممالک میں ہونے والی جنگوں کو دیکھ لیں، آپ پر میرے اس بیان کی حقیقت واضح طور پر کھل جائے گی۔ آج جب کہ دنیا میں سیاسی تفرقہ ڈالا جا رہا ہے یہ بہت ضروری ہے کہ ہم خلیفۃ المسیح کی سرپرستی میں ایک جھنڈے تلے جمع ہو جائیں تا کہ تفرقہ کی سیاست کرنے کی بجائے اتحاد کی سیاست کر سکیں۔ ہم سب اکٹھے ہوں، ہم سب مل بیٹھ کر گفتگو کریں، باہم مل کر کام کریں، اکٹھے عبادت کریں تا کہ ہم سب ایک ہو جائیں۔ ہم خلیفۃ المسیح کے خطاب کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں اور انشاء اللہ ہم سب ایک ہو جائیں گے۔

☆اس کے بعد ممبر آف پارلیمنٹ آنریبل Justine Greening نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔ موصوفہ سیکرٹری آف سٹیٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ (Secretary of State for International Developement) ہیں۔ موصوفہ نے کہا کہ:

میں صرف ایک بات کرنا چاہوں گی۔ جیسا کہ دوسرے مقررین نے بھی بیان کیا ہے آج کا دور ایک مشکل دور ہے۔ بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ انسان مختلف مسائل سے دوچار ہوتا ہے لیکن اس کی نظر مسائل کے اُس حل پر نہیں پڑتی جو اس کے بالکل سامنے موجود ہوتا ہے۔

موصوفہ نے کہا:

آج کی تقریب انتہائی سادہ لیکن بہت 'طاقتور' تقریب ہے۔ ہمیں یہ کام اپنی لوکل کمیونٹیز میں، لندن میں، ہر جگہ کرنا ہوگا کہ مختلف کمیونٹیز کے لوگ مل بیٹھیں، ایک دوسرے کو سمجھیں، باہمی تعاون کے لئے گفت وشنید کریں اور ایک اور سادہ سا کام یہ کریں کہ اکٹھے بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہی کام ہے جو فیملیاں اکٹھے بیٹھ کر کرتی ہیں۔ اور یہی کام ہم آج یہاں کرنے والے ہیں۔

مجھے آج یہاں دو امور پر شکریہ بھی ادا کرنا ہے۔ پہلے تو Humanity First کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ یہ تنظیم نہ صرف پوری دنیا میں دکھی انسانیت کی خدمت کر رہی ہے بلکہ گزشتہ سال آنے والے سیلاب کے دوران جماعت احمدیہ کے نوجوانوں نے سرے (Surrey) اور ڈیون (Devon) کے علاقوں میں بہت زبردست خدمات سرانجام دی ہیں۔ مجھے خوشی ہے کہ میرا محکمہ آئندہ ہیومینٹی فرسٹ کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر مل کے کام کرنے کے بارے میں لائحہ عمل بنا رہا ہے۔

دوسری بات جس کا میں شکریہ ادا کرنا چاہوں گی یہ ہے کہ جماعت احمدیہ نے FGM (Female Genetal Mutilation) اور چائلڈ میرج (Child Marriage) کے خلاف آواز اٹھائی اور یہاں کی لوکل کمیونٹیز میں شاید سب سے پہلے جماعت نے ہی ان معاملات پر بیان جاری کیے۔ ایسے معاملات کے خلاف جرأت سے آواز اٹھانا جس سے سینکڑوں لوگ متاثر ہو رہے ہوں کسی بھی جماعت کی پہچان بن جاتا ہے۔ آپ سب جو کچھ بھی کرتے ہیں اس پر آپ کا شکریہ، آپ کی لیڈرشپ کا شکریہ کہ ہم سب کو آج اکٹھا کیا، آپ کے ایسے اچھے کاموں پر آپ کا شکریہ۔

☆**سیکرٹری آف سٹیٹ جسٹن گریننگ کے ایڈریس کے بعد Most Rev. Kevin McDonald (آرچ بشپ امریٹس آف ساؤتھ وارک، رومن کیتھولک چرچ آف انگلینڈ اینڈ ویلز) نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔** موصوف نے کہا:

اس تقریب میں پوپ فرانسس کے پرنسپل ایڈوائزر برائے بین المذاہب تعلقات Cardinal John Louis Tauran کو بھی مدعو کیا گیا تھا لیکن وہ اپنی مصروفیت کی وجہ سے یہاں نہیں آ سکے۔ ان کی طرف سے بھجوائے گئے ایک پیغام کو آپ کے سامنے پیش کروں گا۔

موصوف نے کہا:

'عزت مآب خلیفۃ المسیح! مجھے (دین) کے وژن کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ انسان کو زمین پر خدا کا خلیفہ کے طور پر پیش کرتا ہے۔ مسیحیت کے نزدیک انسان کو خدا تعالیٰ کی صورت پر ہی پیدا کیا گیا ہے۔ پوپ فرانسس اس پس منظر میں انسان کے لیے custodians کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ گویا کہ خدا نے ہمیں اس دنیا میں موجود چیزوں کا نگران ٹھہرایا ہے۔ لیکن ٹھہریے، ذرا سوچیے! ہم نے اس دنیا کے ساتھ کیا کر دیا ہے اور مزید کیا کرتے چلے جا رہے ہیں؟ ہمیں اس طرح کام کرنا چاہئے کہ زمین پر موجود تمام نعمتیں اور تمام قدرتی چیزیں اپنی اصل صورت میں قائم رہیں۔ یہ ذمہ داری نہ صرف حکومتوں اور سیاستدانوں کی ہے بلکہ یہ ذمہ مذہب کو ماننے والے اور لامذہب کی بھی بنتی ہے۔

موصوف نے کہا:

امن ایک انتہائی ضروری چیز ہے جس کے بغیر انسان نہ تو سکون سے رہ سکتا ہے اور نہ ہی ترقی کر سکتا ہے۔ امن کے بارے میں ہر مذہب میں تعلیمات موجود ہیں، اگرچہ ان کا زاویہ نگاہ اپنا اپنا ہوسکتا ہے۔ عیسائیوں کے لیے امن خدا تعالیٰ کا تحفہ ہونے کے ساتھ ساتھ انسانی کوشش سے حاصل کرنے والی ایک چیز ہے۔ پوپ جان 23 نے دنیا کو ایک نیوکلیئر جنگ سے خبردار کرتے ہوئے دنیا میں قیام امن کے لئے چار ستون بیان کیے ہیں۔ سچائی، انصاف، محبت اور آزادی۔ یہ چار باتیں امن کے قیام کے لیے اتنی ضروری ہیں کہ انہی پر عیسائیوں کے مختلف فرقوں اور مسلمانوں کے درمیان امن قائم کرنے کے لئے بات ہوتی ہے۔ انصاف ہر انسان کے لئے ضروری ہے۔ لیکن کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو انصاف کے قیام میں اپنا خاص کردار ادا کرنا چاہیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ چاہے کوئی فرد واحد ہو یا کوئی قوم اگر ان میں انصاف نہ ہو تو اس سے بے چینی اور مجرمانہ سوچ جنم لیتی ہے اور اس کے نتیجے میں اختلافات، لڑائیاں اور جنگیں بھی ہوسکتی ہیں۔

یہ بہت اچھی بات ہے کہ مذہبی رہنما مل کر شدت پسندی کے خلاف بات کریں۔ خاص طور پر ایسی شدت پسندی جو مذہب کے نام پر کی جا رہی ہو۔ ہم سب مل کر امن اور انصاف کو قائم کرتے ہوئے اپنے خدا کی حمد کریں اور اس دنیا میں قیام امن کی کوشش کریں۔

موصوف نے کہا:

میں انگلینڈ اور ویلز کے کیتھولک چرچ کی طرف سے خلیفۃ المسیح اور جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور امن کے لئے ان کی کاوشوں کو تہ دل سے سراہتا ہوں۔ ہمیں یہ دیکھنا چاہیے کہ دنیا میں امن اور انصاف کے قیام کے لئے مجھ پر اور جس تنظیم سے میرا تعلق ہے اس پر کیا ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

پیس پرائز

☆آرچ بشپ کے اس ایڈریس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے مکرم امیر صاحب برطانیہ نے 'احمدیہ …… پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس' (Ahmadiyya ...... Prize for the Advancement of Peace) کا مختصر تعارف کرواتے ہوئے اس سال اس ایوارڈ کے مستحق قرار دیے جانے والے خوش نصیب کا اعلان کیا۔

اس ایوارڈ کا آغاز حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے 2009ء میں ہوا تھا۔ یہ ایوارڈ ہر سال کسی ایسے فرد واحد یا تنظیم کو دیا جاتا ہے جو دنیا میں امن کے قیام یا خدمت انسانی کے لئے بے مثال اور بے لوث کام کرنے والے ہوں۔

چنانچہ امسال یہ ایوارڈ ایک فلاحی ادارے Marys Meal کو دیا گیا۔ ایوارڈ کے اعلان کے بعد اس ادارے کی انسانیت کی خدمات کے حوالہ سے ایک تعارفی ویڈیو دکھائی گئی۔ یہ ادارہ دنیا کے پسماندہ علاقوں میں بسنے والے لاکھوں بچوں کو دن میں ایک وقت کا کھانا اور مفت تعلیم فراہم کرتا ہے۔

بعد ازاں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس ادارے کے سربراہ مسٹر میگنس مکفارلین بارو (Mr. Magnus MacFarlane-Barrow) کو 'احمدیہ پرائز فار دی ایڈوانسمنٹ آف پیس'، عطا فرمایا۔ اس ایوارڈ میں ایک سرٹیفکیٹ، ایک کرسٹل سے تیار شدہ مینارہ اور دس ہزار پاؤنڈ کا چیک شامل تھا۔

ایوارڈ وصول کرنے کے بعد موصوف Mr. Magnus MacFarlane-Barrow نے اپنے مختصر ایڈریس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور جماعت احمدیہ کی امن کے قیام کی کاوشوں کو سراہا اور پھر اپنی زندگی کے بعض تجربات کا ذکر کر کے اپنے ادارے کا تعارف کروایا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دنیا میں بھوک کو ختم کرنے اور تعلیم کو عام کرنے کے لئے کام کر رہے ہیں۔ کیونکہ جب تک دنیا میں بھوک ہے امن قائم نہیں ہوسکتا۔

حضور انور کا خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تمام معزز مہمانان! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو۔

سب سے پہلے تو اس موقع پر میں اُن تمام احباب کا شکریہ ادا کرنا چاہوں گا جو اس امن کانفرنس میں شرکت کیلئے تشریف لائے ہیں۔ آپ میں سے اکثر جانتے ہیں کہ گزشتہ دس سالوں سے اس 'پیس سمپوزیم' (امن کانفرنس) کا ہر سال انعقاد ہو رہا ہے اور یہ جماعت احمدیہ (-) کے سالانہ کیلنڈر کا مستقل حصہ بن چکا ہے۔ اس کانفرنس کا انعقاد بالعموم مارچ میں ہوتا ہے لیکن امسال بعض وجوہات کی بناء پر نومبر تک تاخیر کرنی پڑی۔ آج Rememberance Day بھی ہے جس کی وجہ سے بعض احباب جنہیں مدعو کیا گیا تھا وہ شاید شامل نہیں ہوسکے۔ بہر حال میں آپ سب کا بہت شکر گزار ہوں۔ آپ کی تشریف آوری سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ 'امن' کے بارے میں کسی (-) فرقہ کا نقطۂ نظر بھی سننا چاہتے ہیں کیونکہ آج کے دور میں 'امن' کے متعلق بہت کچھ کہا جا رہا ہے اور دنیا بھر میں بہت سے اختلافات ابھر کر سامنے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یقیناً موجودہ دور کے حالات حاضرہ دنیا کی اکثریت کیلئے تشویش اور خوف کا باعث بنے ہوئے ہیں۔ گو کہ یہ نہایت قابل افسوس امر ہے لیکن پھر بھی مجھے اعتراف کرنے میں کوئی تردد نہیں کہ دنیا میں ہمیں جو فساد نظر آ رہا ہے وہ زیادہ تر بعض نام نہاد (-) کی حرکتوں کی وجہ سے ہے۔ ایک امن پسند (-) جو اپنے عقیدہ کو اچھی طرح سمجھتا ہے اس کیلئے

یہ نہایت دکھ اور افسوس کا باعث ہے۔ دوران سال ایک خاص تنظیم نے نہایت سفاکانہ طور پر اپنی دہشت کا جال بچھایا ہے اور دنیا کیلئے باعث تشویش بن گئی ہے۔ میں شدت پسندوں کی اُس تنظیم کی بات کر رہا ہوں جسے عام طور پر ISIS یا IS کے نام سے جانا جاتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس دہشت گرد تنظیم کی حرکتوں سے نہ صرف مسلمان ممالک متاثر ہو رہے ہیں بلکہ یورپ اور دور دراز کے ممالک بھی اس گروپ کی بہیمیت کا شکار ہو رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ یورپ اور بعض دیگر ممالک کے مسلمان نوجوانوں کی پریشان کن حد تک تعداد اس بات پر یقین کرنے لگ گئے ہیں کہ ISIS ہی اسلام کی حقیقی تصویر ہے اور یہ نوجوان اس کے نظریات کی مکمل حمایت کر رہے ہیں۔ لہٰذا وہ ان کی مدد کا بلکہ ان کی خاطر جنگ لڑنے کا مصمم ارادہ کئے بیٹھے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کہا جاتا ہے کہ یہاں یوکے سے ہی قریباً 500 لوگ جن میں اکثر نوجوان ہیں ISIS کے لئے ایک ایسی جنگ لڑنے شام اور عراق جا چکے ہیں جس کے بارہ میں شدت پسندوں کی یہ تنظیم جھوٹا دعویٰ کرتی ہے کہ یہ جنگ اسلام کی خاطر لڑی جا رہی ہے۔ اگر ہم صرف یورپ سے اس نام نہاد جہاد کیلئے جانے والوں کی تعداد کا اندازہ لگائیں تو معلوم ہوتا ہے کہ جرمنی اور دیگر یورپین ممالک کی نسبت برطانیہ سے عراق اور سیریا جانے والوں کی تعداد زیادہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ برطانیہ کیلئے نہایت خطرہ اور تشویش کا باعث ہے کیونکہ ISIS اور اس کے نام نہاد 'خلیفہ' کا ایجنڈا اور عزائم انتہائی گھناؤنے اور بہیمانہ ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ ان کا خلیفہ دنیا سے بدلہ لینا چاہتا ہے اور سرحدوں اور قوموں کو فتح کرنا چاہتا ہے۔ وہ مسلمانوں کو ساری دنیا کا آقا بنانا چاہتا ہے اور غیر مسلموں کو مسلمانوں کا غلام یا ان کی ملکیت بنانا چاہتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے جذبات کو کسی طرح سے بھی ٹھیس پہنچائے گا اس کو سزائیں دی جائیں گی اور شریعت کا نفاذ ہر ملک اور ہر شخص پر کیا جائے گا۔ وہ دوسرے مذاہب اور فرقوں سے تعلق رکھنے والی خواتین کے حقوق غصب کرنا چاہتا ہے، انہیں دبانا چاہتا ہے اور انہیں لونڈیاں بنانا چاہتا ہے یا زبردستی مسلمانوں کی بیویاں بنانا چاہتا ہے۔ ISIS اُن تمام مذاہب اور فرقوں کو ختم کر دینا چاہتی ہے جو اُن کے عقائد سے اختلاف کریں اور موجودہ مسلمان حکومتوں کو ختم کر کے ان کی طاقت پر قابض ہونا چاہتی ہے۔ پس اگر یہ باتیں درست ہیں تو پھر ان کی سوچ اور حکمت عملی بہت دور تک جاتی ہے۔ اور ان کا بنیادی مقصد دنیا کا امن تباہ کرنا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ کہنا بیوقوفی ہوگی کہ ISIS (داعش) یا اس قسم کے دوسرے شدت پسند گروہ دنیا پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے کیونکہ صاف نظر آتا ہے کہ وہ احمقانہ منصوبے بنائے بیٹھے ہیں جن کی بنیاد حقیقت کی بجائے جھوٹی حسرتوں پر ہے۔ لیکن اگر انہیں اس رستہ سے روکا نہ گیا تو پھر یہ لوگ قبل اس کے کہ اپنی موت آپ مر جائیں کسی بڑے نقصان اور تباہی کا باعث بھی بن سکتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بہت سے واقعات ہم دیکھ چکے ہیں کہ فرد واحد بغیر کسی پشت پناہی اور مدد کے دہشت گردی اور تباہی پھیلانے کا موجب بن گیا۔ مثال کے طور پر امریکہ میں ہر چند ماہ بعد سکول شوٹنگ کی کوئی نہ کوئی رپورٹ آجاتی ہے جس میں درجنوں معصوم بچے تن تنہا صرف ایک شخص کے گھناؤنے عمل کی وجہ سے قتل ہو جاتے ہیں۔ پس آپ سوچیں کہ ایک ایسے دہشت گرد گروہ کے ہاتھوں کس قدر تباہی اور بربادی ہو سکتی ہے جو اُن مایوس اور بے چین لوگوں کو دنیا بھر سے جمع کر رہا ہے جو ایک ناجائز مقصد کی خاطر اپنی جانیں دینے کیلئے تیار بیٹھے ہیں؟ اس تباہی کا احتمال اور بھی بڑھ جاتا ہے جب یہ دیکھا جائے کہ اس گروپ کے پاس نہ صرف جانیں دینے والے افراد ہیں بلکہ یہ گروپ جدید اسلحہ اور توپوں سے لیس ہے۔ پھر یہ بھی بعید از قیاس نہیں کہ ایٹمی ہتھیار ان کے ہاتھ لگ جائیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں نے کہا کہ یہ جنونی گروہ کوئی مستقل یا دیرپا کامیابی تو حاصل نہیں کر پائے گا لیکن ممکن ہے وقتی طور پر یہ لوگ مختلف علاقوں پر قبضہ کر لیں اور کسی بڑی تباہی و بربادی لانے کا موجب بن جائیں۔

جب ان سب باتوں پر غور کیا جائے تو اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ ISIS اور اس قسم کے نظریات کے حامل دوسرے گروہ دنیا کیلئے ایک خطرہ ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اور یہ حقیقت کہ یہ سب (دین) کے نام پر ہو رہا ہے امن پسند اور حقیقی (-) کو سخت دکھ اور تکلیف میں مبتلا کر دیتی ہے کیونکہ خواہ کچھ بھی ہو اس قسم کے بہیمانہ اور ظالمانہ نظریات کا مذہب کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ بلکہ حقیقی (دینی) تعلیمات تو ہر حال میں اور ہر سطح پر دوسروں کیلئے امن اور تحفظ کا ذریعہ ہیں۔ اگر ہم قرآن کریم کا مطالعہ کریں اور بانیٔ اسلام رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ اور آپ ﷺ کے اسوہ کو دیکھیں تو واضح ہو جاتا ہے کہ ابتدائی مسلمانوں نے کبھی بھی کسی جنگ یا لڑائی کا آغاز نہیں کیا۔ اگر کبھی مسلمانوں کو جنگ لڑنا پڑی تو یہ جنگ صرف اور صرف دفاعی ہوتی اور ان جنگوں کا مقصد ظالموں کو ظلم سے روکنا ہوتا نہ کہ دوسروں پر اپنی فوقیت ظاہر کرنا یا ناانصافیاں کرتے پھرنا۔ مسلمانوں نے کبھی بھی دوسری قوموں اور ملکوں پر قبضہ کرنے اور انہیں محکوم بنانے کی کوشش نہیں کی۔

رسول کریم ﷺ کی حیات مبارکہ اس حقیقت پر گواہ ہے کہ آپ ﷺ نے نبوت کے ابتدائی سالوں میں اپنے آبائی شہر 'مکہ' میں ہمیشہ پیار اور محبت کے ساتھ اسلامی تعلیمات کو پھیلانے کی کوشش کی۔ لیکن مکہ کے لوگوں نے نہ صرف آپ ﷺ کا انکار کیا بلکہ آپ ﷺ کے ساتھ نہایت ظالمانہ اور بے رحمی کا سلوک کیا۔ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ پر اس حد تک ظلم ڈھائے گئے کہ آنحضرت ﷺ کو خدائی حکم کے تابع مکہ چھوڑ کر مدینہ کی طرف ہجرت کرنی پڑی۔ تاہم اس ہجرت کے بعد بھی اہل مکہ نے رسول کریم ﷺ کا پیچھا نہ چھوڑا بلکہ ایک مسلح لشکر لے کر روانہ ہوئے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ کا محاذ کھول دیا۔ تب کہیں جا کر پہلی مرتبہ خدائی حکم کے تابع مسلمانوں کو اپنے دفاع کی خاطر لڑنے کی اجازت دی گئی۔

مسلمانوں کو جو یہ اجازت دی گئی اس کی وجہ قرآن کریم میں سورۃ حج کی آیت 41,40 میں واضح طور پر بیان کر دی گئی جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ صرف دفاعی جنگ لڑنے کی اجازت دی گئی کیونکہ اگر مسلمان اپنا دفاع نہ کرتے تو ساری دنیا کا امن خطرہ میں پڑ جاتا۔ مخالفین صرف اسلام کو ہی ختم کرنا نہیں چاہتے تھے بلکہ دنیا سے ہر مذہب کا خاتمہ چاہتے تھے۔ اسی لئے قرآن کریم فرماتا ہے کہ اگر اجازت نہ دی جاتی تو نہ یہودیوں کی عبادت گاہ محفوظ رہتی، نہ کلیسا، نہ مندر، نہ مسجد بلکہ کوئی بھی عبادتگاہ محفوظ نہ رہتی۔ پس مذکورہ بالا آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں کو جوابی لڑائی کرنے کی اجازت صرف اسلام کی حفاظت کیلئے نہیں بلکہ ہر مذہب کی حفاظت کیلئے دی گئی ہے۔

اس آیت کی روشنی میں آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ اس دور کے بعض نام نہاد (-) جب یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ غیر مسلموں کو قتل کرنے، ان کی زمینوں پر قبضہ کرنے اور انہیں غلام بنانے کی اجازت ہے تو وہ سراسر غلطی پر قائم ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ (دین) ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر ایک شخص کے آزادا اور خود مختار زندگی گزارنے کے حق کی ضمانت دی ہے اور (دین) ایک ایسا مذہب ہے جس نے ہر ایک کو قطع نظر اس کے کہ اُس کا تعلق کس مذہب یا نسل سے ہے امن اور ہم آہنگی کے ساتھ رہنے کا حق فراہم کیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جس طرح رسول کریم ﷺ نے اپنے متبعین کے ہمراہ مدینہ کی طرف ہجرت کی اس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ جس طرح مسلمان مدینہ کے لوگوں میں رچ بس گئے وہ ہجرت کرنے اور کسی بھی نئے معاشرہ کا حصہ بننے کا ایک مثالی نمونہ تھا۔ مدینہ میں مسلمانوں کی آمد سے قبل وہاں دو قسم کے گروہ آباد تھے۔ ایک یہودی اور دوسرے عربی جبکہ مسلمانوں کی آمد کے بعد وہاں پر تین گروہ بن گئے یعنی مسلمان، یہود اور غیر مسلم عرب۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ تینوں گروہوں کا امن اور ہم آہنگی کے ساتھ اکٹھے رہنا بہت ضروری ہے اور آپ ﷺ نے ان گروہوں کے مابین ایک 'امن معاہدہ' تجویز فرمایا۔ اس معاہدہ کی شرائط کے مطابق ہر ایک گروہ کو اس کے حقوق دیئے گئے۔ تینوں فریقوں کے اموال و نفوس کی ضمانت دی گئی اور پہلے سے موجود قبائلی روایات کا بھی خیال رکھا گیا۔ یہ بھی طے ہوا کہ اگر مکہ سے کوئی شخص کسی شرارت یا نقصان پہنچانے کی نیت سے مدینہ آئے تو کوئی اسے مدینہ میں پناہ نہیں دے گا اور نہ اہل مدینہ مکہ والوں کے ساتھ کسی قسم کا کوئی معاہدہ کریں گے۔ مزید یہ کہ اگر سب کا مشترکہ دشمن مدینہ پر حملہ کرے تو تینوں گروہ یکجا ہو کر مدینہ کا دفاع کریں گے۔ جبکہ یہ بھی طے ہوا کہ اگر مسلمانوں پر حملہ ہوتا ہے یا وہ مدینہ سے باہر لڑتے ہیں تو غیر مسلموں کو مسلمانوں کا ساتھ دینے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ مزید یہ کہ اس سے پہلے یہود کے دوسرے لوگوں کے ساتھ جو بھی معاہدے ہوئے ان کی بھی پاسداری کی جائے گی۔ یہود اپنے مذہب کے مطابق زندگیاں گزاریں گے اور مسلمان اپنے مذہب کے مطابق۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب تینوں گروہوں نے اس معاہدہ کو قبول کیا تو یہ بھی متفقہ طور پر طے پایا کہ رسول کریم ﷺ اس ریاست کے حاکم اعلیٰ ہوں گے۔ مگر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ یہودی اسلامی شریعت کے تابع نہ تھے بلکہ وہ اپنی شریعت اور رسوم رواج کے تابع رہے۔ پس باہمی برداشت اور ایک دوسرے کیلئے احترام کا یہ اعلیٰ نمونہ تھا جو بانی اسلام ﷺ نے قائم فرمایا۔ لیکن اس کے باجود ISIS آج دعویٰ کر رہی ہے کہ ہر ایک پر اسلامی شریعت کا نفاذ ہوگا خواہ اس کا تعلق کسی بھی مذہب یا سماج سے ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت رسول کریم ﷺ نے اسی معاہدہ میں عورت کے حقوق بھی قائم فرمائے۔ یہ بھی واضح طور پر طے کیا گیا کہ کسی بھی عورت کو اس کے گھر سے زبردستی یا اس کی مرضی کے خلاف نکالنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔ پس ISIS کیلئے کس طرح یہ جائز ہو سکتا ہے کہ وہ یہ دعویٰ کرتی پھرے کہ غیر مسلموں کی عورتیں ان کا مال ہے یا ان کی ملکیت ہیں؟ اس معاہدہ کے مطابق کسی بھی شخص کو اسلام قبول کرنے پر ہرگز مجبور نہیں کیا جائے گا بلکہ واضح طور پر اعلان کیا گیا کہ مسلمانوں کی طرف سے مدینہ کے یہود اور غیر مسلم عرب کے ساتھ بھائیوں جیسا پیار و محبت کا سلوک ہوگا۔ پس یہ اُس معاہدہ کا خلاصہ ہے جس نے مدینہ میں مسلمانوں کی آمد کے بعد وہاں کے معاشرہ کو ایک دوسرے کے ساتھ باندھ دیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں نے حرف بہ حرف اس معاہدہ کی پاسداری کی اور اگر اس معاہدہ کی کبھی خلاف ورزی ہوئی تو دوسرے فریقوں کی جانب سے ہوئی۔ بسا اوقات رسول کریم ﷺ کو بحیثیت

مسلّمہ رہنما ایسے افراد یا گروہوں کے معاملات دیکھنے پڑتے جو معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے یا معاشرہ میں غلط سرگرمیوں میں ملوث پائے جاتے۔ لیکن ایسے احباب کو جو بھی سزائیں دی جاتیں وہ کسی کی حق تلفی کی خاطر نہ دی جاتیں بلکہ یہ سزائیں انصاف اور معاہدہ کی شرائط کے مطابق ہوتیں۔

پس یہی حقیقی اسلامی حکومت تھی جس کی بنیاد رسول کریم ﷺ نے رکھی اور آپ ﷺ کے بعد چار خلفائے راشدین کے ذریعہ جاری رہی اور پہلی صدی ہجری تک قائم رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر آج ISIS یا کوئی بھی اسلامی حکومت حقیقی عدل وانصاف کے ان اصولوں کے خلاف کارروائی کرتی ہے تو وہ اپنے ذاتی یا سیاسی مفادات حاصل کرنے کیلئے ایسا کرتی ہیں۔ بے شک وہ اسلام کا نام استعمال کرتے ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ان کے اعمال کا اسلام اور رسول کریم ﷺ کی تعلیمات سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر ہم رسول کریم ﷺ کی آمد سے قبل عرب کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ایسا معاشرہ نظر آئے گا جہاں ہر قبیلہ جنگ وجدل اور خون خرابہ کے ذریعہ اپنے حقوق منوانے کی کوشش میں لگا ہوا تھا۔ لیکن اسی معاشرہ میں رسول کریم ﷺ ایک عظیم انقلاب لائے جس کے ذریعہ آپ ﷺ نے باقاعدہ عدالت کا نظام جاری فرمایا جہاں ہر یک فریق کے ساتھ اس کے رسوم ورواج یا اس کے مذہبی قانون کے مطابق سلوک ہوتا تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اگر کوئی شخص انصاف کے ساتھ اور بغیر کسی تعصب کے اسلام کے ابتدائی دور کی تاریخ کا مطالعہ کرے تو اسے معلوم ہوگا کہ رسول کریم ﷺ اور خلفائے راشدین کے زمانہ میں مسلمانوں کا کردار بے داغ تھا۔ انہوں نے نہ تو کسی جنگ کی ابتداء کی اور نہ ہی کسی ملک پر قبضہ کرنا چاہا۔ بلکہ جہاں بھی اسلامی تعلیمات پہنچانے کی کوشش کی وہ پُرامن تبلیغ کے ذریعہ ہی کی۔ مثال کے طور پر چین اور جنوبی ایشیا میں اسلام پھیلا اور تاریخ میں کہیں نہیں ملے گا کہ مسلمان افواج نے ان قوموں پر حملہ کیا تھا۔ بلکہ ان ممالک میں اور دیگر قوموں میں اسلام کا پیغام پُرامن ذرائع سے پہنچایا گیا۔ بعد کے ادوار میں بعض مسلمان حکمرانوں نے کئی وجوہات کی بناء پر جنگوں کا آغاز کیا لیکن اس کیلئے وہ اکیلے قصوروار نہیں ٹھہرتے اور ان جنگوں میں بھی مقبوضہ ممالک کے باشندوں کو زبردستی اسلام قبول کرنے پر کبھی مجبور نہیں کیا گیا۔ یقیناً قرآن کریم نے ایسے اقدام کو رد کیا ہے اور امن کے ساتھ تبلیغ کرنے کی تعلیم دی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جہاں اللہ تعالیٰ نے دفاعی جنگوں کی اجازت دی ہے تو وہ صرف اس غرض سے دی ہے کہ نہ صرف اسلام بلکہ تمام مذاہب کی حفاظت کی جائے۔ قرآن کریم کی بہت سی آیات میں اللہ تعالیٰ نے جنگ کے اصول بیان فرمائے ہیں۔ مثال کے طور پر سورۃ البقرہ کی آیت 191 میں اللہ تعالیٰ دفاعی جنگ کا اصول بیان کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اللہ کی راہ میں ان سے قتال کرو جو تم سے قتال کرتے ہیں اور زیادتی نہ کرو یا ظلم سے پیش نہ آؤ۔ یقیناً اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

پھر سورۃ النحل آیت نمبر 127 میں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو حکم دیتا ہے کہ جنگ کے دوران ہرگز حد سے تجاوز نہ کرو۔ اللہ فرماتا ہے کہ سزا اس زیادتی کے مطابق ہونی چاہئے جو تم پر کی گئی ہے۔

سورۃ البقرہ کی آیت 194 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جنگ کے دوران صرف اس وقت تک قتال کرو جب تک کہ فتنہ باقی نہ رہے اور دین (اختیار کرنا) اللہ کی خاطر ہو جائے۔ فرمایا کہ اگر زیادتی کرنے والے باز آجائیں اور بدامنی ختم ہو جائے تو پھر ان کے خلاف کسی قسم کی جارحیت کی اجازت نہیں ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت 62 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر زیادتی کرنے والے امن کی طرف رجوع کریں اور مفاہمت کا ہاتھ بڑھائیں تو مسلمانوں کو اس کا مثبت جواب دینا چاہئے اور یہ نہیں پوچھنا چاہئے کہ ایسا کرنے میں وہ سنجیدہ ہے یا نہیں۔

سورۃ التوبہ آیت 4 میں قرآن کریم تلقین کرتا ہے کہ مسلمانوں کو مشرکین کے ساتھ کئے گئے تمام معاہدوں کو مکمل کرنا چاہئے سوائے اس کے کہ مشرکین جارحیت سے پیش آئیں اور اپنی طرف سے معاہدہ ختم کر دیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ایمان کی لازمی شرط ہے اور اللہ تعالیٰ مومنین کو پسند کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سورۃ المائدۃ کی آیت نمبر 9 میں مسلمانوں کو تلقین کرتا ہے کہ ہمیشہ عدل وانصاف سے کام لیں، حتیٰ کہ جنگ کے دوران بھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کسی قوم یا نسل کی دشمنی کسی مسلمان کو غیر انصافی پر مجبور نہ کرے، کیونکہ یہ راستبازی کے خلاف ہے۔

سورۃ الانفال کی آیت 68 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ جنگی حالات کے علاوہ قیدی رکھے کیونکہ ایسا کرنے سے یہ ثابت ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا پیار حاصل کرنے کی بجائے انہیں صرف دولت اور طاقت کی فکر ہے۔ پس صاف واضح ہے کہ جنگ کے علاوہ کسی کو حراست میں رکھنے کی اجازت نہیں ہے، تاہم ہم دیکھتے ہیں کہ آج کے نام نہاد مسلمان بے شمار معصوم لوگوں کو زبردستی قید کر رہے ہیں اور لاچار خواتین کو لونڈیاں بنایا جارہا ہے۔

قرآن کریم کی سورۂ محمد آیت 5 میں اللہ تعالیٰ جنگ ختم ہونے کے بعد جنگی قیدیوں کو آزاد کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہیں فدیہ لے کر آزاد کر دو یا اس سے بھی بہتر ہے کہ انہیں احسان کے طور پر حسن سلوک کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ پس جب جنگ ختم ہو جائے تو قیدیوں کو آزاد کر دینا چاہئے اور اس کا اطلاق مرد اور خواتین دونوں پر ہوتا ہے۔ پہلے ادوار میں خواتین بھی جنگجو مردوں کا حوصلہ بڑھانے اور ان کی مدد کیلئے میدان جنگ میں جایا کرتی تھیں اور انہیں بھی قید کرلئے جانے کا امکان ہوتا تھا۔ تاہم قرآن کریم بڑے واضح انداز میں کہتا ہے کہ کسی عورت کو کبھی بھی ظالمانہ سلوک کا نشانہ نہ بنایا جائے یا کسی بھی طور اس کا استحصال نہ کیا جائے۔

فدیہ لے کر قیدیوں کو آزاد کرنے کے حوالہ سے قرآن کریم سورۂ نور کی آیت 34 میں فرماتا ہے کہ اگر کوئی شخص قیدی آزاد کروانے کی (رقم کی) استطاعت نہ رکھتا ہو تو رقم کی قسطیں مقرر کر کے اسے چھوڑ دینا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان آیات کو جن میں قیدیوں کو آزاد کرنے کا ذکر ہے انہیں اس دور کی جنگوں کے تناظر میں ہی سمجھنا چاہئے۔ اس دور میں جنگوں میں لڑنے والے اپنے خرچ پر اور اپنے ہتھیار لے کر جاتے تھے اور اسی لئے انہیں اجازت ہوتی تھی کہ وہ اپنے قید کئے ہوؤں کے بدلے رقم وصول کریں۔ تاہم آج کل کی جنگوں میں حکومتیں مکمل طور پر ان جنگی مہمات کا خرچ برداشت کرتی ہیں اور انفرادی طور پر فوجیوں کے ذمہ کوئی خرچ نہیں ہے۔ چنانچہ جنگی قیدیوں سے کئے جانے والے سلوک کا تعین حکومتیں اور بین الاقوامی ادارے کریں گے نہ کہ فوجی۔ پس دیرپا امن کے قیام کے لئے حکومتی سطح پر قیدیوں کے تبادلے یا ملکوں کے مابین دیگر معاہدے کئے جاسکتے ہیں۔ یقیناً انفرادی طور پر قیدی بنانے کی اب کوئی صورت نہیں رہی اور اگر کوئی ایسا کرتا ہے تو وہ اسلام کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ دوسروں کی دولت پر حرص والی نظر نہیں رکھنی چاہئے اور یہ اصول اپنی ذات میں ہی دنیا کے امن کے لئے ایک سنہرا اصول ہے۔ اگر اس ایک اسلامی حکم کی تعمیل کی جائے تو سوال ہی نہیں پیدا ہوتا کہ کوئی مسلمان کسی کی زمین، علاقہ یا دولت ہتھیانے کی کوشش کرے۔ قرآن کریم کی سورۃ یونس کی آیت 100 میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ خدا تعالیٰ تمام طاقتوں کا مالک ہے اس لئے اگر وہ چاہے تو تمام دنیا اسلام قبول کرلے۔ پھر بھی اللہ تعالیٰ نے بنی نوع انسان کو مجبور نہ کیا اور آنحضرت ﷺ کو حکم دیا کہ اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے طاقت کی اجازت نہیں ہے اور یہ کہ مذہب ہر انسان کا دلی معاملہ ہے اور اس کے ضمیر سے اس کا تعلق ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس لئے یہ کافی واضح ہے کہ کبھی بھی کسی بھی صورت اس بات کی اجازت نہیں رہی کہ کسی شخص کو اسلام یا کوئی بھی مذہب قبول کرنے کے لئے مجبور کیا جائے۔ یقیناً مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ دین کا پرچار کریں لیکن اس سے زائد کچھ نہیں۔ چنانچہ سورۂ کہف کی آیت نمبر 30 میں اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ لوگوں کو بتا دے کہ ان کے خدا کی طرف سے کامیابی اور کامرانی پر مشتمل حق آچکا ہے اور وہ اسے قبول کرنے اور اس کا انکار کرنے میں آزاد ہیں۔ یہ الفاظ تمام لوگوں کے سننے اور غور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ تمام لوگ ایمان لانے اور انکار کرنے میں آزاد ہیں۔ پس جب آنحضرت ﷺ کو صرف اور صرف اسلام کا پیغام پہنچانے کی اجازت دی گئی اور اس سے بڑھ کر کچھ نہیں، تو آجکل کے نام نہاد مسلمان رہنما کیونکر اس سے تجاوز کر سکتے ہیں اور کیسے سوچ سکتے ہیں کہ ان کو آنحضرت ﷺ سے زیادہ طاقت، اختیار اور حق حاصل ہے؟

اس لئے میں نے اختصار کے ساتھ قرآن کریم کی مختلف آیات پر مبنی (دینی) تعلیمات کا خلاصہ پیش کیا ہے، جو یہ ثابت کرتا ہے کہ چند (-) گروہوں یا بعض ممالک کے ظالمانہ اقدامات (دین) کی تعلیمات سے کلیۃً متضاد ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آپ خیال کرسکتے ہیں کہ اگر یہ اقدامات (دینی) تعلیمات کے مخالف ہیں تو وہ ایسے عمل کیوں کر رہے ہیں۔ اس کا سادہ جواب یہی ہے کہ جیسا میں نے پہلے بھی بتایا کہ وہ صرف اپنے دنیاوی فوائد حاصل کرنے کے درپے ہیں۔ ان کے مقاصد ہرگز روحانی اور مذہبی نہ ہیں۔ وہ مذہب کے نام پر ظلم وسفا کی کرتے ہوئے دنیاوی مقاصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پھر کہتا ہوں کہ ہر احمدی (-) اور یقیناً ہر امن پسند (-) تکلیف محسوس کرتا ہے کہ ان کے پاک مذہب کو اس طرح نامناسب طریق پر بگاڑا جارہا ہے اور اس کا غلط استعمال کیا جارہا ہے۔ تاہم میں ان لوگوں، تنظیموں اور سیاستدانوں سے پوچھتا ہوں، جو انتہا پسند گروہوں کے مظالم کو بنیاد بنا کر دعویٰ کرتے ہیں کہ (دین) شدت پسندی کا مذہب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں انہیں کہتا ہوں کہ وہ غور کریں کہ یہ گروہ اتنے فنڈز کہاں سے لے رہے ہیں جن سے وہ ایک لمبے عرصہ تک دہشت گردی اور جنگی کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہیں؟ وہ اتنے جدید ہتھیار کیسے حاصل کر لیتے ہیں؟ کیا ان کے پاس اسلحہ ساز کارخانے اور صنعتیں ہیں؟ ظاہر ہے کہ انہیں بعض طاقتوں کی مدد اور حمایت حاصل ہے۔ یہ تیل کی دولت سے مالا مال مسلم ریاستوں کی مدد بھی ہوسکتی ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ عالمی طاقتیں خفیہ طور پر انہیں مدد فراہم کر رہی ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جب پہلی مرتبہ ISIS منظر عام پر آئی تو یہ کہا گیا کہ انہوں نے ملکی فوج کے ہتھیاروں اور چند اسلحہ

کے گوداموں پر قبضہ حاصل کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ سچ ہو لیکن اپنی ذات میں یہ تمام اتنا نہیں کہ وہ اب تک اپنی کارروائیاں جاری رکھ سکتے۔ اگر باقاعدہ فوج کی رسد کی ترسیل معطل کردی جائے تو ان کے لئے بھی ممکن نہیں ہوتا کہ اپنی کارروائی جاری رکھ سکیں اور پھر ISIS کی رسد تو مسلسل بڑھ رہی ہے۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اب ان کے پاس طیارہ شکن میزائل سمیت دیگر جدید ہتھیار بھی ہیں۔ یہ تمام باتیں اس ترسیل رسد کی طرف اشارہ کررہی ہیں جو کہ ISIS کو مدد فراہم کررہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر کوئی جانتا ہے کہ ان کے فنڈز بہت زیادہ ہیں جن کی مالیت بیسیوں کروڑوں ڈالرز تک ہے، لہٰذا اس سے یہی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ انہیں بیرونی مدد حاصل ہے۔ بہت سے حکام، تجزیہ کار اور رائے نگار بھی اس نظریہ کی کھل کر تائید کررہے ہیں۔ مثلاً یوایس حکومت کا ایک سینئر نمائندہ David Cohen جو کہ Under-Secretary for Terrorism and Financial Intelligence ہے اس نے کھلے عام بیان دیا ہے کہ 'اب تک جن دہشت گرد تنظیموں سے ہمیں واسطہ پڑا ہے ان میں ISIS ایسی تنظیم ہے جس کی سب سے زیادہ فنڈنگ کی جاتی ہے'۔ وہ کہتا ہے کہ یہ ہر ماہ کروڑوں ڈالر خرچ کررہے ہیں اور بلیک مارکیٹ میں تیل بیچنے سے روزانہ دس لاکھ ڈالر حاصل کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہمیں یہ سوال کرنا ہوگا کہ وہ تیل کے اتنے بڑے ذخائر تک کس طرح آزادانہ رسائی حاصل کررہے ہیں؟ دنیا کے دیگر علاقوں میں تو تیل کی فروخت اور نقل وحرکت کی سخت نگرانی کی جاتی ہے اور بعض تیل سے مالا مال ممالک کے خلاف پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ پھر بھی کسی نہ کسی طرح ISIS ہر قسم کے اصول و ضوابط کو نظر انداز کرتی نظر آتی ہے اور بغیر کسی روک ٹوک کے تیل کی بڑی مقدار حاصل کررہی ہے اور اسے بیچ رہی ہے۔ حالانکہ ہم سب جانتے ہیں کہ اتنی بڑی مقدار میں تیل کی نقل وحرکت اور اس کی خرید و فروخت کو چھپانا آسان نہیں۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ISIS تاوان کے ذریعہ اپنی مستقل آمد حاصل کرتی ہے، لیکن ISIS کی کل آمدنی کے مقابل پر یہ رقم بہت معمولی بنتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سب سے بڑا مسئلہ ان گروہوں کی فنڈنگ ہے کیونکہ ان فنڈز کے ذریعہ وہ کمزور گروہوں اور افراد کو نشانہ بنانے میں کامیاب ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حالیہ رپورٹ میں یہ بتایا گیا ہے کہ اگر کوئی خاندان اپنا ایک فرد ISIS میں شامل کرنے کے لئے بھجواتا ہے تو اس خاندان کو ہزاروں ڈالر پر مشتمل ابتدائی رقم یکمشت ادا کی جاتی ہے اور اس کے بعد سینکڑوں ڈالرز باقاعدگی سے ادا کئے جاتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس ان گروہوں کی فنڈنگ کو روکنے کے لئے فوری طور پر کچھ کرنا ہوگا۔ مغرب کو اب یہ احساس ہونا شروع ہوگیا ہے کہ یہ جنگ درحقیقت انہیں بھی براہ راست متاثر کررہی ہے۔ تاہم اس بارے میں ابھی اندازے لگائے جارہے ہیں مگر حقیقت یہی ہے کہ یہ جنگ تمام دنیا کے خلاف ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بین حقیقت ہے کہ بعض بڑی طاقتیں مسلمان ممالک پر گہرا اثر رکھتی ہیں یہاں تک کہ بہت سے معاملات میں ان کی پالیسیاں بھی خود بناتی ہیں۔ تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ انہوں نے اس معاملہ پر اپنا دباؤ کیوں نہیں ڈالا، جس کی ضرورت سب سے زیادہ تھی؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

انتہاء پسندی کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی مشترکہ، متفقہ اور مؤثر کوشش کیوں نظر نہیں آتی؟ جو کوششیں اب کی جارہی ہیں وہ اس تنظیم کی جانب سے برپا کی جانے والی ہولناکیوں کے مقابل پر بہت کم ہیں۔ میرا خیال ہے کہ جو کچھ ہورہا ہے اس میں صرف (-) دنیا قصوروار نہیں بلکہ بیرونی طاقتیں اور قوتیں بھی ان خوفناک حالات میں حصہ ڈال رہی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

سالہا سال سے شام اور عراق جیسے ممالک میں اندرونی تنازعات چل رہے ہیں اور بیرونی طاقتوں نے باغی گروہوں اور دھڑوں کو فنڈنگ، اسلحہ اور مدد فراہم کی ہے اور اب یہ اتنی طاقت پکڑ چکے ہیں کہ اپنے نوازنے والوں کے ہاتھ سے بھی نکل چکے ہیں۔ وہ اپنے انتہا پسند نظریات کی بناء پر تباہی مچانے اور ہر قسم کی دہشت پھیلانے کے درپے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بیان کرتے ہوئے میں کوئی ایسی بات نہیں کررہا جو پہلے ہی لوگوں کے علم میں نہ ہو یا میڈیا میں نہ آئی ہو۔ ISIS جیسے جنگی گروہ ایسی ہی پالیسیوں کی پیداوار ہیں جو اب اپنے دہشت کے دائرہ کار کو دوررونزدیک پھیلا رہے ہیں اور تمام دنیا کو متاثر کررہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں پھر کہتا ہوں کہ یہ میرے لئے شدید پریشانی اور دکھ کا باعث ہے کہ یہ سب برے اعمال (دین) سے جوڑے جارہے ہیں۔ آجکل یہ بھی تشویش کا باعث ہے کہ مغرب سے مسلم نوجوان شام اور عراق جیسے ممالک میں جارہے ہیں جہاں انہیں انتہا پسند بنایا جارہا ہے۔ عین ممکن ہے کہ وہ بالآخر اپنے اپنے ممالک میں واپس آئیں، حملے کریں اور دنیا کے اس حصہ میں بھی بڑا فساد کھڑا کریں۔ پس یقیناً یہ کوئی مقامی یا مسلمانوں کا معاملہ نہیں بلکہ ایک عالمی مسئلہ بن چکا ہے جو عالمی اور مشترکہ کوششوں کو چاہتا ہے تا کہ ان انتہا پسند تنظیموں کو روکا جائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

بعض نمایاں شخصیات کا کہنا ہے کہ انتہا پسندی کے خاتمے کے لئے اس جنگ میں تیس سال یا شاید سو سال بھی لگ سکتے ہیں۔ ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ اگر دنیا ان جنگی اور انتہا پسند گروہوں کو ختم کرنے کا ارادہ کرلے تو یہ اس سے بہت کم عرصہ میں ختم ہوسکتے ہیں۔ ہمیں ہرگز یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ بس اتنا کہہ کر کہ اس جنگ کو ختم ہوتے دہائیاں لگ جائیں گی، ہم اپنے فرائض سے سبکدوش ہوگئے ہیں بلکہ ہر ایک کو عالمی انتہا پسندی کے خلاف اس کوشش میں لازماً شامل ہونا چاہئے۔ صرف (دین) پر یا کسی خاص گروہ پر اس کا سارا ملبہ گرانے سے ہم جنگ وجدل سے بچ نہیں سکتے اور نہ ہی یہ ہمیں اپنی ذمہ داریوں سے آزاد کرسکتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس تمام امن پسند لوگ اپنی حکومتوں پر دباؤ ڈالیں اور ہر سیاستدان اور بااثر شخصیت کو لازماً اس ضمن میں اپنا کردار ادا کرے اور اپنے اپنے دائرۂ اثر میں حقیقی انصاف قائم کرتے ہوئے اور نقص امن سے بچنے کے لئے سخت اقدامات اٹھاتے ہوئے، دنیا میں امن قائم کرنے کی جستجو کرے۔ اگر ہم دنیا کو بچانا چاہتے ہیں تو معاشرے کی ہر سطح پر حقیقی انصاف قائم کرنا ہوگا اور ہر ملک کو درپیش مسائل کو مناسب طریق پر حل کرنا ہوگا، جس سے مایوسی ختم ہوجائے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

کسی ملک کی دولت کو حرص کی نگاہ سے نہیں دیکھنا چاہئے اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے لئے دوطرفہ پالیسیاں تشکیل دینی چاہئیں۔ سب سے بڑھ کر اس امر کی ضرورت ہے کہ دنیا اس بات کا احساس کرے کہ وہ اپنے خالق کو بھلا چکی ہے اور یہ کہ اسے واپس اپنے خالق کی طرف آنا ہوگا اور یہی وہ واحد راہ ہے، جس سے حقیقی امن قائم ہوسکتا ہے اور اس کے بغیر امن کی کوئی ضمانت نہیں دی جاسکتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

میں اس سے پہلے بہت سے مواقع پر ایک اور عالمی جنگ کے ہولناک نتائج سے آگاہ کرچکا ہوں اور شاید ایسی جنگ کے بعد ہی دنیا کو ان غیر منصفانہ پالیسیوں کے تباہ کن نتائج کا اندازہ ہوگا، جو صرف ذاتی مفادات اور خفیہ عزائم پر مبنی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ ایسی آفت آنے سے پہلے ہی دنیا ہوش کے ناخن لے لے۔ میں امید کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ دنیا اپنے خالق کو شناخت کرلے اور اس پر ایمان لے آئے۔ ان الفاظ کے ساتھ میں اجازت چاہتا ہوں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

دعا کے بعد تمام مہمانوں کی خدمت میں کھانا پیش کیا گیا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت مہمانوں کے پاس تشریف لے آئے۔ تمام مہمانوں نے باری باری حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ شرف ملاقات حاصل کیا اور حضور انور نے مہمانوں سے گفتگو فرمائی۔ مہمانوں نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کا بھی شرف حاصل کیا۔

اطلاعات واعلانات

تقریب آمین

۞ مکرم حافظ احمد انور صاحب مربی سلسلہ شیخ پور ضلع گجرات تحریر کرتے ہیں۔

جماعت احمدیہ شیخ پور کے تین بچوں فراست احمد ابن مکرم بشارت احمد صاحب، مشہود احمد ابن مکرم عبداللہ محمود صاحب اور مامون احمد ابن مکرم ذوالفقار احمد صاحب کو دوران سال قرآن مجید ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرنے کی توفیق ملی۔ بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت خاکسار کو ملی۔

تقریب آمین کے موقع پر خاکسار نے بچوں سے قرآن مجید کا کچھ حصہ سنا جبکہ دعا محترم صدر صاحب جماعت نے کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچوں کے سینہ کو قرآن مجید سے روشن کرے، اس کی باقاعدہ تلاوت کرنے، اس کا ترجمہ سیکھنے اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آل ربوہ کرکٹ ٹورنامنٹ

۞ مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کو آل ربوہ سیون سائیڈ کرکٹ ٹورنامنٹ مورخہ 14 نومبر تا 20 دسمبر 2014ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ ٹورنامنٹ میں کل 61 ٹیموں نے حصہ لیا اور کل 123 میچز ہوئے۔ ٹورنامنٹ کا فائنل رحمٰن کالونی اور دارالفضل شرقی کی ٹیموں کے مابین کھیلا گیا جو کہ رحمٰن کالونی نے جیت لیا۔

(مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان)

سانحہ ارتحال

۞ مکرم مبشر مجید باجوہ صاحب مربی سلسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بڑی ہمشیرہ مکرمہ تہمینہ ناصر محمود صاحبہ لاہور مورخہ 20 دسمبر 2014ء کو بعمر 55 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مرحومہ نے فروری 1983ء میں خود بیعت کرکے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شمولیت اختیار کی اور پھر وصیت کے بابرکت نظام میں شامل ہوئیں۔ قرآن مجید سے عشق تھا۔ دن کا بیشتر حصہ تلاوت میں گزارتیں۔ پانچ وقتہ نمازوں کی پابند تھیں۔ خلافت احمدیہ سے بہت اخلاص ووفا کا تعلق رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ بڑی بیٹی شادی شدہ ہے چھوٹی بیٹی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ مورخہ 20 دسمبر کو جنازہ ربوہ لایا گیا شام سات بجے دارالضیافت میں محترم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب ناظر خدمت درویشاں نے نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا بھی کروائی۔ احباب جماعت سے مرحومہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

معلوماتی خبریں

ملکی اخبارات میں سے

زیتون کا تیل دل کے لئے مفید

لندن میں ایک تحقیق کے مطابق زیتون کے تیل کا استعمال نہ صرف دل کی بیماریوں سے بچاتا ہے بلکہ اُسے تندرست بھی رکھتا ہے۔ نیز اس کے تیل کے استعمال سے دل کی شریانیں زیادہ بہتر طور پر کام کرتی ہیں اور اس کے مسلسل استعمال سے دل کا دورہ پڑنے کا خطرہ بہت کم ہوجاتا ہے۔

(اُردو ٹائمز 24 نومبر 2014ء)

دنیا کا بلند ترین جھولا

روس کے شہر سوچی کے تھیم پارک میں سب سے بلند ترین جھولا لگایا گیا ہے۔ یہ جھولا 170 میٹر کم وبیش 60 منزلوں کے برابر اونچائی پر قائم کیا گیا ہے۔ سوچی سوئنگ نامی یہ جھولا 230 کلوگرام وزن برداشت کرسکتا ہے۔ جس پر ایک بار جھولا جھولنے کی قیمت 150 ڈالر جبکہ مسلسل دوبار جھولا جھولنے کی قیمت 200 ڈالر رکھی گئی ہے۔

(روزنامہ ایکسپریس 25 نومبر 2014ء)

آنکھوں کی حرکت سے کمپیوٹر استعمال کرنا ممکن

سیئول الیکٹرک مصنوعات بنانے والی معروف کورین کمپنی نے آنکھوں کی حرکت سے چلنے والی ایک نئی ڈیوائس متعارف کرائی ہے۔ جو کمپیوٹر ماؤس اور کی بورڈ کا متبادل ثابت ہو سکے گی۔ ’’آئی سکین پلس‘‘ نامی اس پورٹ ایبل باکس کے ذریعے معذور اور بیمار افراد کو دستاویزات تحریر کرنے اور انٹرنیٹ براؤزنگ اپنی آنکھوں کی حرکت کے ذریعے کرنے میں مدد ملے گی۔ یہ ڈیوائس وائرلیس کی طرح کام کرتی ہے اور صارف کی آنکھوں سے 23 انچ سے 27 انچ دوری تک کارآمد ثابت ہوتی ہے۔ اس کا سسٹم پہلی بار ہی انسٹال کرنے کی ضرورت پڑتی ہے جس کے بعد وہ ہر شخص کی آنکھوں کی انفرادی خاصیت کو یاد رکھتی ہے۔

(روزنامہ نئی بات 30 نومبر 2014ء)

تنزانیہ میں زیر سمندر 3 منزلہ ہوٹل

افریقی ملک تنزانیہ کے علاقے زنزبیر کے ساحلی جزیرے پمبا میں ایک ایسا ہوٹل تعمیر کیا گیا ہے جو سطح سمندر سے 250 میٹر گہرائی میں ہے۔ ہوٹل کی تین منزلیں ہیں اور اس میں ایک ڈائننگ روم اور کئی بیڈ رومز بنائے گئے اور ان بیڈ روم میں رات گزارنے والے سیاح 360 ڈگری پر پورے سمندر کا نظارہ کر سکیں گے کیونکہ جب رات کے اوقات میں کمروں کے اردگرد لگی سپاٹ لائٹس جگمگاتی ہیں تو سمندر میں تیرتی رنگ برنگی مچھلیاں نیلے پانی میں انتہائی خوبصورت نظارہ پیش کرتی ہیں۔ یہاں دو بیڈ والے کمرے کا کرایہ 1500 ڈالر جبکہ سنگل بیڈ کمرے کا کرایہ 900 ڈالر ہے۔ اس ہوٹل کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ ایک منزل سمندر کی سطح پر تعمیر کی گئی ہے تاکہ رات کی تاریکی میں آسمان پر چمکتے ستاروں کا بھی لطف اٹھایا جاسکے۔

(روزنامہ ایکسپریس 3 دسمبر 2014ء)

برطانیہ کی پہلی بائیوبس

برطانیہ کی پہلی بائیوبس کا ایندھن بائیومیتھین گیس ہے، بائیومتھین گیس سیوریج اور ضائع شدہ غذائی فضلے سے حاصل ہونے والا ایندھن ہے۔ یہ بس ایک ٹینک سے 190 یا 305 کلومیٹر کا فاصلہ طے کرے گی۔ بائیوبس کے ذریعے ایک ماہ کے دوران لگ بھگ 10,000 مسافر سفر کی سہولت حاصل کرسکیں گے۔

(روزنامہ نئی بات 23 نومبر 2014ء)

’’سپیڈ بمپ‘‘ ناکہ توڑ کر بھاگنا ناممکن

امریکہ میں ایسا سپائیڈر مین سپیڈ بمپ تیار کیا گیا ہے جس کو سڑک پر اس وقت بچھایا جاتا ہے جب کوئی گاڑی یا کار بہت تیزی سے گزر رہی ہو اور اسے روکنا ضروری ہو۔ جونہی گاڑی کے اگلے پہیئے اس پر سے گزرتے ہیں، پوشیدہ کیلیں سپرنگ کی طرح اچانک باہر نکل آتی ہیں اور ٹائروں کو پنکچر کر دیتی ہیں۔ اس کے فوراً بعد ایک جال بھی باہر نکل کر پہیوں کو جکڑ لیتا ہے جس کے بعد گاڑی آگے بڑھنے کے قابل نہیں رہتی۔ یہ ’’سپیڈ بمپ‘‘ مختلف ٹکڑوں میں ہوتا ہے جنہیں ایک ساتھ جوڑ کر تیار کیا جاتا ہے۔ اسے سنگل اور ڈبل لین کی کوریج کے لئے لگایا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ نئی بات 30 نومبر 2014ء)

مکان برائے فروخت

ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 بمعہ دکانیں برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

چقندر۔ عمدہ غذائی ٹانک

سرخ چقندر ایک رس دار جڑ پر مشتمل سبزی ہے۔ جو اپنے منفرد ذائقے کی وجہ سے ممتاز ہے۔ ان کی بہت سی اقسام ہیں جن کی تقسیم ان کی شکل و صورت پر کی گئی ہے۔ ان میں لمبی بیضوی، گول وغیرہ شامل ہیں۔

اس کا آبائی وطن یورپ کا بحر روم کا علاقہ یا مغربی ایشیا ہے۔ یہ دو ہزار سال سے سبزی کے طور پر استعمال ہو رہا ہے۔

چقندر صحت کے لئے ایک عمدہ غذائی ٹانک ہے۔ اس میں شوگر کی صورت میں کاربوہائیڈریٹس پائے جاتے ہیں۔ پروٹین اور چکنائی کی بہت کم مقدار اس میں موجود ہوتی ہے۔ چقندر کا جوس سبزیوں کے ہر جوس سے زیادہ بہتر سمجھا جاتا ہے۔ یہ قدرتی شکر کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔ اس میں سوڈیم، پوٹاشیم، فاسفورس، کیلشیئم، سلفر وغیرہ اجزاء پائے جاتے ہیں۔ اس کے اجزاء گردوں اور پتے کو صاف کرتے ہیں۔ سرخ چقندر انسانی خون اور خون بنانے کی صلاحیت سے گہرا تعلق رکھتا ہے۔ اس میں آئرن کی وافر مقدار خون کے سرخ ذرات کو نئے سرے سے تخلیق کرتی ہے اور موجودہ ذرات کو متحرک کرتی ہے۔ جرمنی کے ماہرین کے مطابق سرخ چقندر کا جوس جسم کی قوت مدافعت کو تقویت دیتا ہے اور انیمیا کا عمدہ علاج ثابت ہوا ہے۔ یرقان۔ ہیپاٹائٹس، صفرا کی وجہ سے متلی، قے اور اسہال میں چقندر کا جوس عمدہ چیز ہے۔ چقندر کا جوشاندہ پرانی قبض میں بہت مفید ہے۔

مکان برائے فروخت

چھ مرلے پر محیط، دومنزلہ مکان نصرت جہاں سکول اور مدرسۃ الحفظ کے عین عقب میں واقع مکان نمبر 35 شکور پارک ربوہ
رابطہ: 0332-7052773,0336-7057657

عباس شوز اینڈ کھسہ ہاؤس

لیڈیز، بچگانہ، مردانہ کھسوں کی ورائٹی نیز مردانہ پشاوری چپل دستیاب ہے۔
اقصیٰ چوک ربوہ: 0334-6202486

ربوہ میں طلوع وغروب 26۔ دسمبر	
طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:04
زوال آفتاب	12:09
غروب آفتاب	5:13

درخواست دعا

مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب مربی سلسلہ شکاگو امریکہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی چھوٹی پوتی سیدہ ملاحت بعمر ساڑھے تین سال گزشتہ ایک ہفتہ سے بخار، نمونیا، کھانسی، پیشاب اور کان کی انفیکشن سے بیمار ہے، شدید کمزوری ہوگئی ہے۔ کھانا پینا بھی چھٹا ہوا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو جلد صحت دے اور ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ڈسکاؤنٹ مارٹ
پرفیومز، کاسمیٹکس، جیولری، ہوزری، فنشل کی اچھی رینج دستیاب ہے
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
0333-9853345,0343-9166699

موسم سرما 2014/15 برانڈڈ کولیکشن دستیاب ہے
لبرٹی فیبرکس
اقصیٰ روڈ نزد اقصیٰ چوک ربوہ پاکستان
0092-47-6213312

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

کلاسیکا پٹرولیم احمد نگر
احمدی بھائیوں کا اپنا پٹرول پمپ
معیار اور مقدار میں۔ ایک نیا نام
بااخلاق عملہ۔ ٹک شاپ کی سہولت
24 گھنٹے نان اسٹاپ سروس
0331-6963364,047-6550653

FR-10

W.B
Waqar Brothers Engineering Works
پروپرائٹر: وقار احمد مغل
Surgical & Arthopedic instruments
Shop No.6 Shaheen Market Madni Road Mustfa Abad Dhurm pura Lahore 0300-9428050,0312-9428050

سیال موبل آئل سنٹر اینڈ سپیئر پارٹس
ورکشاپ کی سہولت۔ گاڑی کرایہ پر لینے کی سہولت
نزد پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ
عزیز اللہ سیال
047-6214971
0301-7967126

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنادیا
NASEEM JEWELLERS
23K/22K JEWELLERY SUPPLIERS
پروپرائٹر: میاں وسیم احمد
فون دکان 6212837
Mob:03007700369
اقصیٰ روڈ ربوہ